رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی جوانی

۶ ربیع الاول ۱۴۴۸ / ۲۰۲۶ کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنْ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

رَحمتِ عالمیان، سَروَرِ ذِیشان صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: اِنَّ الْبَخِیلَ لَمَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ. یعنی جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے وہ لوگوں میں کنجوس ترین شخص ہے۔" (مصنف عبدالرزاق، ۱/۵۱، حدیث: ۱۵۳)

اے عاشقانِ رسول! جب بھی رسول اللہ کا نام نامی اسم گرامی لیا جائے فوراً درودِ پاک پڑھیں، اگر کسی وجہ سے اس وقت درود نہ پڑھ سکیں تو بعد میں یاد کر کے پڑھ لیں!

اے مدینے کے تاجدار سلام | اے غریبوں کے غمگسار سلام
رَبِّ سَلِّم کے کہنے والے پر | جان کے ساتھ ہوں نثار سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! انسان کی زندگی کے تین مراحل ہوتے ہیں، بچپن، جوانی اور بڑھاپا۔ عموماً نوجوان سب سے زیادہ غافل، گناہوں میں ملوث اور آخرت کے انجام سے غافل ہوتا ہے۔

جَوانی میں بے فکری، لاپرواہی اور اِن حسین لمحات کی ناقدری بڑھاپے میں پچھتاوے کا سبب بنتی ہے۔ کیوں کہ جن کی جَوانی کا سفر گناہوں کی تاریکیوں میں گزرتا ہے جب وہ بڑھاپے کے عالَم میں نیکیوں کی روشنیوں کی طرف رُخ موڑتے ہیں تو بہُت دیر ہو چکی ہوتی

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

ہے اور اُس وقت آدمی کچھ کرنا بھی چاہے تو جسم واَعضاء کی کمزوری اور صِحّت کی خرابی حوصلے پَست کر دیتی ہے، لہٰذا جب تک جَوانی کی نعمت ہے اور صحّت سَلامت ہے، تو اِس کو غنیمت جانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادت اور اچھے کاموں کی عادت پر اِستِقامت پانے کی کوشِش کیجئے اور اگر آج نیکیوں سے جی چُرا کر، بدیوں میں دل لگا کر ہمّت وصَلاحِیّت اور وقت کی نعمت گنوا بیٹھے تو کل پچھتاوا ہو گا لیکن اُس وقت کا پچھتانا اور افسوس سے ہاتھ ملنا کسی کام نہ آئے گا۔ وقت کی تیز رفتار دھار ہمارے لیل و نَہار (یعنی دن رات) کو کاٹتی چلی جارہی ہے، وقت کی لگام کب کسی کے ہاتھ آئی ہے اور وقت کی گاڑی سے کون کہے کہ ذرا آہِستہ چل! پس آج وقت کی قدر کیجئے اور اِس سے فائدہ اُٹھایئے ورنہ پھر گیا وقت یاد تو آئے گا مگر ہاتھ نہ آئے گا۔

اس وقت کا نوجوان اگر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی کو اپنے سامنے رکھے اور اگر آپ کی سیرت پر عمل پیرا ہو جائے تو دنیا و آخرت میں کامیابی مقدر ہو گی، ان شاء اللہ الکریم

آیئے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جوانی کے متعلق کچھ سنتے ہیں!

علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حضور اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا زمانہ طفولیت ختم ہوا اور جوانی کا زمانہ آیا تو بچپن کی طرح آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جوانی بھی عام لوگوں سے نرالی تھی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا شباب مجسم حیاء اور چال چلن عصمت وو قار کا کامل نمونہ تھا۔

حدیث پاک میں ہے:

ایک معزز صحابیِ رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا. اللہ کے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کنواری پردہ نشین عورت سے بھی کہیں زیادہ حیادار تھے۔(بخاری،3/1306،حدیث:3369)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کنواری لڑکی کی جب شادی ہونے والی ہوتی ہے تو اسے گھر کے ایک گوشہ میں بٹھادیا جاتا ہے اسے اردو میں مایوں بٹھانا کہا جاتا ہے،اس جگہ یعنی گھر کے گوشہ کومائیں کہتے ہیں عربی میں خدر۔اور اس زمانہ میں لڑکی بہت ہی شرمیلی ہوتی ہے،گھر والوں سے بھی شرم کرتی ہے،کسی سے کھل کر بات نہیں کرتی حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شرم اس سے بھی زیادہ تھی،حیاء انسان کا خاص جوہر ہے جتنا ایمان قوی اتنی حیازیادہ۔(مرآۃالمناجیح،8/72)

پیارے اسلامی بھائیو! حیاء کی نَشْوونُما میں ماحول اور تربیَّت کا بَہُت عمل دَخْل ہے۔ حیادار ماحول مُیَسَّر آنے کی صورت میں حیاء کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیاء لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی سَلْب کر کے بے شرم کر دیتی ہے اور بندہ بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مُبتَلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ حیاء ہی تو تھی جو برائیوں اور گناھوں سے روکتی تھی۔جب حیاء ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بَہُت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں نیک نامی وبدنامی کی پرواہ نہیں ہوتی ایسے بے حیالوگ ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیت سے گرے ہوئے کام کرنے میں بھی ننگ و عار محسوس نہیں کرتے۔(باحیاءنوجوان،ص:12)

افسوس! ذرائعِ ابلاغ (میڈیا) مَثَلاً ریڈیو، ٹی.وی کے مختلف چینلز اور مُتعدِّد رَسائل اور اَخبارات بے حیائی کو فُرُوغ دینے میں مصروف ہیں۔جس کی بِناء پر ہمارا مُعاشَرہ تیزی

سے فَحّاشی، عُریانی و بے حیائی کی آگ کی لپیٹ میں آتا جارہا ہے جس کے سبب خاص کر نئی نسل اَخلاقی بے راہ روی و شدید بد عملی کا شکار ہوتی جا رہی ہے۔ فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بیہودہ فنکشنز رَواج پا رہے ہیں۔ اکثر گھر سینما گھر اور اکثر مجالس نقّار خانے کا سماں پیش کر رہی ہیں اور بات صِرف یہیں تک مَحدود نہیں رہی بلکہ اب تو ایمان کے بھی لالے پڑے ہیں کہ شیطان کے اِیماء پر کُفّارِ بداطوار نے گانوں میں کُفرِیّہ کلمات کے ایسے ایسے زَہر گھول دیئے ہیں جنہیں دلچسپی سے سننا اور گُنگنانا کُفُر ہے۔

اللہ پاک ہمیں باحیاء بنائے اور ہمارے ایمان پر استقامت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ خاتم النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آقا کی حیا سے جھکی رہتی نظر اکثر
آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! ✿✿✿ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اعلانِ نبوت سے قبل حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تمام زندگی بہترین اخلاق و عادات کا خزانہ تھی۔ سچائی، دیانتداری، وفاداری، عہد کی پابندی، بزرگوں کی عظمت، چھوٹوں پر شفقت، رشتہ داروں سے محبت، رحم و سخاوت، قوم کی خدمت، دوستوں سے ہمدردی، عزیزوں کی غمخواری، غریبوں اور مفلسوں کی خبر گیری، دشمنوں کے ساتھ نیک برتاؤ، مخلوق خدا کی خیر خواہی، غرض تمام نیک خصلتوں اور اچھی اچھی باتوں میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اتنی بلند منزل پر پہنچے ہوئے تھے کہ دنیا کے بڑے سے بڑے انسانوں کیلئے وہاں تک رسائی تو کیا؟ اس کا تصور بھی ممکن نہیں ہے۔

کم بولنا، فضول باتوں سے نفرت کرنا، خندہ پیشانی اور خوش روئی کے ساتھ دوستوں

اور دشمنوں سے ملنا۔ ہر معاملہ میں سادگی اور صفائی کے ساتھ بات کرنا حضور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا خاص شیوہ تھا۔

حرص، طمع، دغا، فریب، جھوٹ، شراب خوری، بدکاری، ناچ گانا، لوٹ مار، چوری، فحش گوئی، عشق بازی، یہ تمام بری عادتیں اور مذموم خصلتیں جو زمانہ جاہلیت میں گویا ہر بچے کے خمیر میں ہوتی تھیں حضور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی ذات گرامی ان تمام عیوب و نقائص سے پاک صاف رہی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی راست بازی اور امانت و دیانت کا پورے عرب میں شہرہ تھا اور مکہ کے ہر چھوٹے بڑے کے دلوں میں آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے برگزیدہ اخلاق کا اعتبار، اور سب کی نظروں میں آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا ایک خاص وقار تھا۔

بچپن سے تقریباً چالیس برس کی عمر شریف ہوگئی۔ لیکن زمانہ جاہلیت کے ماحول میں رہنے کے باوجود تمام مشرکانہ رسوم، اور جاہلانہ اطوار سے ہمیشہ آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا دامن عصمت پاک ہی رہا۔ مکہ شرک وبت پرستی کا سب سے بڑا مرکز تھا۔

خود خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بتوں کی پوجا ہوتی تھی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے خاندان والے ہی کعبہ کے متولی اور سجادہ نشین تھے۔ لیکن اس کے باوجود آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے کبھی بھی بتوں کے آگے سر نہیں جھکایا۔

غرض نزول وحی اور اعلانِ نبوت سے پہلے بھی آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی مقدس زندگی اخلاق حسنہ اور محاسن افعال کا مجسمہ اور تمام عیوب و نقائص سے پاک وصاف رہی۔

چناں چہ

اعلانِ نبوت کے بعد آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے دشمنوں نے انتہائی کوشش کی کہ کوئی

ادنیٰ سا عیب، یا ذرا سی خلاف تہذیب کوئی بات آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی کے کسی دور میں بھی مل جائے تو اس کو اچھال کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وقار پر حملہ کرکے لوگوں کی نگاہوں میں آپ کو ذلیل و خوار کر دیں۔ مگر تاریخ گواہ ہے کہ ہزاروں دشمن سوچتے سوچتے تھک گئے لیکن کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں مل سکا جس سے وہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر انگشت نمائی کر سکیں۔ لٰہذا ہر انسان اس حقیقت کے اعتراف پر مجبور ہے کہ بلاشبہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کردار انسانیت کا ایک ایسا محیر العقول اور غیر معمولی کردار ہے جو نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے سوا کسی دوسرے کے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اعلانِ نبوت کے بعد سعید روحیں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کلمہ پڑھ کر تن من دھن کے ساتھ اس طرح آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قربان ہونے لگیں کہ ان کی جاں نثاریوں کو دیکھ کر شمع کے پروانوں نے جاں نثاری کا سبق سیکھا۔ اور حقیقت شناس لوگ فرط عقیدت سے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حسن صداقت پر اپنی عقلوں کو قربان کرکے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بتائے ہوئے اسلامی راستہ پر عاشقانہ اداؤں کے ساتھ زبان حال سے یہ کہتے ہوئے چل پڑے کہ

یہ وادی عشق میں پا برہنہ!
یہ جنگل وہ ہے جس میں کانٹا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! ✿✿✿ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے نوجوان اسلامی بھائیو! آو! جشن ولادت کے موقع پر نیت کریں کہ ہم رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی کو Follow کریں گے، کرکیٹر، ڈانسر، اور ایکٹرز کے پیچھے نہیں بلکہ کونین کے والی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے چلیں گے پھر ہماری دنیا و آخرت دونوں

کام یاب ہو گی ان شاء اللہ۔

سنیں سنیں! اللہ پاک فرماتا ہے:

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ وَ مَنۡ تَوَلّٰی فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا ﴿۸۰﴾ (پ5، سورۃ نساء: 80)	ترجمہ کنز العرفان: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تمہیں انہیں بچانے کے لئے نہیں بھیجا۔

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ أَطَاعَنِی، فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِي، فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ. جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ (سنن ابی ماجہ، 2/954، حدیث: 2859)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی اطاعت خدا پاک کی اطاعت کی طرح مطلقًا واجب ہے کہ جو بھی حکم دیں بلاوجہ پوچھے بلاوجہ سوچے سمجھے اطاعت کی جائے۔ حضور کا حکم خود شریعت ہے اگر حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نماز چھوڑنے یا نکاح نہ کرنے کا حکم دیں تو اس کے لیے وہ ہی حکم شرع ہے۔

(مرآۃ المناجیح، 5/262)

غیر کے تُو فیشن کو چھوڑ دے مِرے بھائی
اُن کی سنّتیں اپنا کیوں ہے دربدر جاتا
یاخدا! مبلّغ میں سنّتوں کا ہوتا کاش!
تیرے دین کی خدمت کچھ جہاں میں کر جاتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ✿✿✿ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جوانیِ مُصْطَفٰے اور شام کا سفر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب انبیا کے سَرور، دوعالَم کے تاجوَر، مَحبوبِ ربِّ اَکبر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عُمْر شریف تقریباً 25 سال ہوئی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اَمانت و صَداقَت کا چرچا دُور دُور تک پہنچ چکا تھا۔ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہ عنہا مکّہ کی ایک بہت ہی مالدار عَوْرت تھیں۔ اُن کے شوہر کا اِنْتِقال ہو چُکا تھا۔ اُنہیں ضرورت تھی کہ کوئی اَمانت دار آدَمی مِل جائے تو اُن کے ساتھ اپنی تجارَت کا مال و سامان ملکِ شام بھیجیں، چُنانچہ اُن کی نَظَرِ اِنْتِخاب نے اِس کام کے لئے حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مُنْتَخَب (Select) کِیا اور کہلا بھیجا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرا مالِ تجارت لے کر ملکِ شام جائیں جو مُعَاوَضَہ میں دُوسروں کو دیتی ہوں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اَمانت و دِیانت داری کی وجہ سے آپ کو اُس کا دوگُنا دُوں گی۔ حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن کی درخواست منظور فرمالی اور تِجارت کا مال و سامان لے کر ملکِ شام کو روانہ ہو گئے۔ اِس سَفَر میں حضرت خَدِیجہ رَضِیَ اللہ عنہا نے اپنے ایک قابِلِ اِعْتِماد غُلام "مَیْسَرہ" کو بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ رَوانہ کر دیا تاکہ وہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خِدمت کرتا رہے۔ جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملکِ شام کے مشہور شہر "بُصریٰ" کے بازار میں پہنچے تو وہاں "نَسْطُورا" راہِب کی خانقاہ کے قریب ٹھہرے۔ "نَسْطُورا" مَیْسَرہ کو بہت پہلے سے جانتا پہچانتا تھا۔ حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صورت دیکھتے ہی "نَسْطُورا" مَیْسَرہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے مَیْسَرہ! یہ کون ہیں جو اِس درخت کے نیچے اُتر پڑے ہیں۔؟ مَیْسَرہ نے جواب دیا: یہ مکّے کے رہنے والے اور خاندانِ بَنُو ہاشِم کے چشم و چَراغ ہیں، اِن کا نام نامی "محمد" اور لقب "اَمین" ہے۔ نَسطورا نے کہا کہ

سِوائے نبی کے اِس درخت کے نیچے آج تک کبھی کوئی نہیں اُترا۔ اِس لئے مجھے یقینِ کامِل ہے کہ " نَبِیِّ آخِرُ الزّماں "(صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) یہی ہیں کیونکہ آخِری نَبِی کی تمام نشانیاں جو میں نے تَوریت و اِنجیل میں پڑھی ہیں وہ سب میں اِن میں دیکھ رہا ہوں۔ کاش! میں اُس وَقْت تک زِندہ رہتا جب یہ اپنی نَبُوَّت کا اِعلان کریں گے تو میں اِن کی بھرپور مَدَد کرتا اور پُوری جاں نثاری کے ساتھ اِن کی خدمت گزاری میں اپنی تمام عُمْر گزار دیتا۔ اے مَیْسَرَہ! میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ خَبَردار! ایک لمحے کے لئے بھی تُم اِن سے جُدا نہ ہونا اور اِنتہائی خُلوص و عَقیدت کے ساتھ اِن کی خدمت کرتے رہنا کیونکہ اللہ پاک نے اِن کو " خَاتَمُ النَّبِیّٖن "(یعنی آخری نبی) ہونے کا شَرَف عطا فرمایا ہے۔ حُضورِ اَقْدَس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بُصریٰ کے بازار میں بہت جلد تِجارت کا مال فروخت (Sale) کرکے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ واپَس آگئے۔ واپسی میں جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قافِلَہ شہرِ مَکّہ میں داخِل ہونے لگا تو حضرت بی بی خَدیجہ رَضِیَ اللہ عنہا ایک بالاخانے (بُلند جگہ) پر بیٹھی ہوئی قافِلے کی آمد کا مَنْظَر دیکھ رہی تھیں۔ جب اُن کی نَظَر حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر پڑی تو اُنہیں ایسا نظر آیا کہ دو (2) فرشتے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سَرِ اَنْوَر پر دُھوپ سے سایہ کئے ہوئے ہیں۔ حضرت خَدِیجہ رَضِیَ اللہ عنہا کے دِل پر اِس نُورانی مَنْظَر کا ایک خاص اَثَر ہوا اور وہ اِنتہائی عَقیدت و مَحَبَّت سے یہ حَسِین جَلْوَہ دیکھتی رہیں۔ پھر اپنے غُلام مَیْسَرَہ سے کئی دن کے بعد اِس کا ذِکْر کِیا تو مَیْسَرَہ نے بتایا کہ میں تو پُورے سَفَر میں یہی مَنْظَر دیکھتا رہا ہوں۔ اِس کے عِلاوہ بھی میں نے بہت سی عجیب و غریب باتوں کا مُشَاہَدَہ کیا ہے۔ پھر مَیْسَرَہ نے نَسطورا راہِب کی گفتگو اور اُس کی عقیدت و مَحَبَّت کا تذکِرَہ بھی کیا۔ یہ سُن کر حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللہ عنہا کو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نِکاح کی رَغْبَت ہو گئی۔ (مدارج النبوۃ، قسم دوم، باب دوم، ۲/ ۲۷ ملخصاً)

ہم اُن کے زیرِسایہ رہتے ہیں جن کا سایہ نظر نہیں آتا
جھولیاں بھری جاتی ہیں عالَم کی دینے والا نظر نہیں آتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! ✿✿✿ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ دورِ جوانی میں ہمارے آقا و مَوْلیٰ، اَحمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصْطَفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اَمانت داری، سچّائی اور اچھے اَخلاق کی کِس قَدَر دُھوم دھام تھی کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِن عُمدہ ترین خُوبیوں کے سبب اپنے پرائے، عَوام و خَواص سَبھی میں صادِق و اَمِیْن (یعنی سچے اورامانت دار) کے لَقَب (Title) سے پہچانے جاتے تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دِیانت داری، سچّائی اور اچّھے اَخلاق کا فَیضان ہی تو تھا کہ حضرت خَدِیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہ عنہا بِلا خَوف و خَطَر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنا تِجارَتی سامان بیچنے کے لئے دے دِیا کرتی تھیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دِلرُبا مَدَنی اَداؤں نے حضرت خَدِیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہ عنہا جیسی پاک دامَن خاتون کے دِل کو موہ لیا حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھا حُضورِ اَنْوَر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نِکاح کرکے اُمُّ الْمُؤمِنِین کے شاندار شَرَف سے سَرفَراز ہوگئیں۔

تیری صُورت تیری سِیرت زمانے سے نِرالی ہے
تیری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! ✿✿✿ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! ہم غَور کرتے ہیں کہ کیا ہم حُسنِ اَخلاق کے مالِک ہیں؟ کیا ہم ہمیشہ سچ بولتے ہیں؟ کیا ہم اَمانت دار ہیں؟ کیا ہم مسلمانوں سے اچھے سُلُوک سے پیش آتے ہیں۔؟ ہمارے اَخلاق تو اِس قَدَر عُمدہ ہونے چاہئیں کہ گناہگار و بدکار

ہمارے اَخلاق سے مُتَاَثِّر ہو کر اپنے گناہوں سے تائب ہو جائیں، نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جائیں اور غیر مُسلِم دیکھیں تو اِسلام قبُول کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاقِ کَرِیمانہ تو اِس قَدَر عُمدہ تھے کہ اُن کی شان و عظمت کو قرآنِ کَرِیم کے پارہ 29 سُورَۃُ قَلَم کی آیت نمبر 4 میں یُوں بَیان فرمایا گیا ہے:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ (پ۲۹، القلم: ۴)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور بیشک تمہاری خُو بُو بڑی شان کی ہے۔

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی بِعْثَت کا مَقْصَد اور حُسنِ اَخلاق کی اَہَمِّیَّت واضح کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ یعنی مجھے اَخلاق کے حُسن و خُوبی کو مُکَمَّل کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہے۔ (مسند الشھاب، 2/192، حدیث:1165)

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہُوا ہے نہ ہو گا شَہا! تِرے خالقِ حُسن واَدا کی قسم

شعر کی مختصر وضاحت: یارسُولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارَک عادات کو قرآنِ کریم میں عظیم فرمایا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادتِ باسَعادت کو بھی خوبصورتی بخشی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُسن اور پیاری پیاری اداؤں کو پیدا کرنے والے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جیسا حَسِین و جَمِیل نہ پہلے کبھی ہُوا اور نہ آئندہ کبھی ہو سکتا ہے۔

لہٰذا تمام مسلمانوں خُصوصاً نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سِیرت کو اپنے لئے مَشْعَلِ راہ بناتے ہوئے دِیانت داری، حُسْنِ اَخلاق اور سچائی جیسی پاکیزہ خُوبیوں کو اپنی زِندگی کا حِصَّہ بنائیں کیونکہ جو شخص اِن خُوبیوں سے مُزَیَّن ہو جاتا ہے تو اپنے ہوں یا پرائے سَبھی اُس کے گُن گاتے، اُس پر اِعتِماد کرتے، اُس سے مَحَبَّت کرتے اور اُس کی جانِب مائل ہو جاتے ہیں اور ایسا شخص اپنی اِن خُوبیوں کی بَرَکت سے سب کی آنکھوں کا تارا بن جاتا ہے جبکہ اِس کے بَرعَکس خِیانت یعنی دھوکہ بازی، بَداَخلاقی اور جُھوٹ ایسی مَنحوس بُرائیاں ہیں کہ اِن میں مُبتَلا اِنسان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مَحبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی مول لیتا، مُخلِص دوستوں سے مَحروم ہو جاتا، لوگوں کا اِعتِماد (Trust) پانے اور اُنہیں راضی رکھنے میں ناکام رہتا ہے، اَلْغَرَض ایسا شخص ذِلّت و رُسوائی کا ہار اپنے گلے میں ڈال لیتا ہے۔ آیئے! دھوکہ بازی، بَداَخلاقی اور جُھوٹ کی مَذَمَّت پر مُشْتَمِل 3 فَرامینِ مُصْطَفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُنئے اور عِبرَت حاصِل کیجیے چُنانچِہ

اِرْشاد فرمایا: لعنتی ہے وہ شخص جو کسی مُسلمان کو نُقصان پہنچائے یا اُس کے ساتھ دھوکہ بازی کرے۔ (ترمذی، ۳/ ۳۷۸، حدیث: ۱۹۴۸)

اِرْشاد فرمایا: کنجوس، سَرکَش اور بَداَخلاق جَنَّت میں داخِل نہیں ہوں گے۔ (مساوی الاخلاق، ص۱۶۸، حدیث: ۳۶۱)

بارگاہِ رِسالت میں ایک شَخْص نے حاضِر ہو کر عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جَہَنَّم میں لے جانے والا عَمَل کون سا ہے؟ فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جَہنَّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔ (مسند امام احمد، ۲/ ۵۸۹، رقم: ۶۶۵۲)

بڑی کوشِشیں کی گُنہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہم یااِلٰہی

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے
ہو مجھ ناتُواں پر کرم یااِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد